سوال

(145)تارک نماز کے ساتھ سکونت

جواب

السلام علیکم ورحمۃاللہ وبرکاتہ

کچھ عرصہ قبل مجھے ایک ہسپتال میں داخل ہونے کا اتفاق ہوا۔ میں جس کمرہ میں رہ رہا تھا اس میں دو آدمی اور بھی تھے اوراس کمرہ میں ہم تین تک رہے ، میں تو اس مدت میں نماز پڑھتا رہا لیکن وہ دونوں آدمی نماز نہیں پڑھتے تھے حالانکہ وہ بھی مسلمان اور میرے ہی شہر کے باشندے تھے میں نے اس سلسلہ میں ان سے کوئی بات بھی نہ کی تو کیا مجھے اس کا گناہ ہوگا کہ میں نے انہیں نماز کا حکم کیوں نہ دیا ؟ اگر یہ گناہ ہے تو اس کا کفارہ کیا ہے ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃاللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاۃ والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

آپ پر یہ واجب تھا کہ ان دونوں کو نصیحت کرتے اوراس منکر عظیم یعنی ترک نماز کے ارتکاب کی مذمت کرتے تاکہ حسب ذیل ارشاد باری تعالی پر عمل ہوجاتا کہ :

وَلْتَكُن مِّنكُمْ أُمَّةٌ يَدْعُونَ إِلَى الْخَيْرِ وَيَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنكَرِ ۚ وَأُولَـٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ (آل عمران ۳/۱۰۴)

''اور تم میں ایک جماعت ایسی ہونی چاہیۓ جو لوگوں کو نیکی کی طرف بلائے اوراچھے کام کرنے کا حکم دے اور برے کاموں سے منع کرے ، یہی لوگ ہیں جو نجات پانے والے ہیں ۔''

اور نبی ﷺ کے اس ارشاد پر عمل ہوجاتا کہ ''تم میں سے جو شخص برائی دیکھے تو اسے ہاتھ سے مٹا دے ، اگر اس کی طاقت نہ ہو تو زبان سے (سمجھائے) اور اگر اس کی بھی طاقت نہ ہو تو دل سے (برا سمجھے) اور یہ ایمان کا کمزور ترین درجہ ہے ۔'' (صحیح مسلم)

جب آپ نے فرض کو ادا نہیں کیا تو اب واجب یہ ہے کہ اس معصیت کی وجہ سے خالص توبہ کریں ۔ خالص توبہ کا مطلب یہ ہے کہ پہلے جو کوتاہی ہوئی اس پر ندامت کا اظہار کریں ، اب اس سے رک جائیں اور یہ پختہ عزم کریں کہ آئندہ ایسا نہیں کریں گے اور یہ سب کچھ اللہ تعالی کے لئے اخلاص ، تعظیم ، اس سے ثواب کی امید اور اس کے عذاب کے خوف کی وجہ سے کریں ۔ جو صدق دل سے توبہ کرے اللہ تعالی اس کی توبہ کو شرف قبولیت سے نوازتا ہے کہ ارشاد باری تعالی ہے :

وَإِنِّي لَغَفَّارٌ لِّمَن تَابَ وَآمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا ثُمَّ اهْتَدَىٰ (طه ۲۰/۸۲)

''اور تحقیق جو شخص توبہ کرے اور ایمان لائے اور نیک عمل کرے پھر سیدھے راستے پر چلے ، اس کو میں بخشنے والا ہوں ۔''

صفحہ 252

محدث فتویٰ